قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (اٰلِ عمران: 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

جمعرات 19 دسمبر 2019ء | 21 ربیع الثانی 1441 ہجری قمری | جلد: 1 | شمارہ: 6

فرمانِ رسول ﷺ

زکوٰۃ کی ادائیگی

رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے کی نماز قبول نہیں کرتا جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتا یہاں تک کہ دونوں پر عمل کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بھی (نماز اور زکوٰۃ) دونوں کو جمع کیا ہے۔ پس تم ان کو الگ مت کرو۔ (اور) یقیناً تمہارا اسلام اُس وقت مکمل ہوگا، جب تم اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کروگے۔ (کنز العمال کتاب الزکوٰۃ)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

اسباب پر بھروسہ کرنا

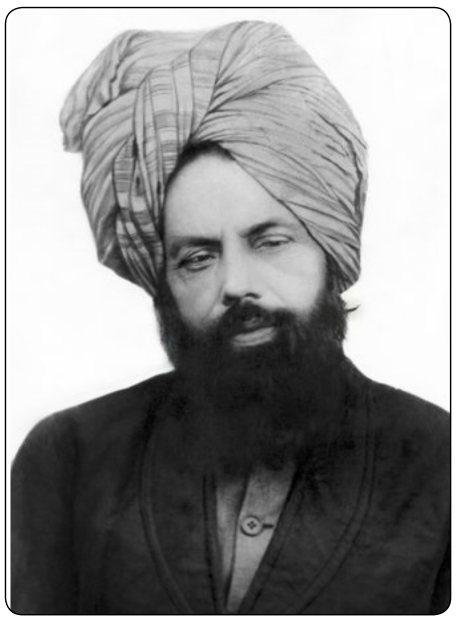

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ۔

”جب انسان حد سے تجاوز کرکے اسباب ہی پر پورا بھروسہ کرے اور سارا دارو مدار اسباب پر ہی جا ٹھہرے تو یہ وہ شرک ہے جو انسان کو اس کے اصل مقصد سے دور پھینک دیتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اگر فلاں سبب نہ ہوتا تو میں بھوکا مرجاتا، یا اگر یہ جائیداد یا فلاں کام نہ ہوتا تو میرا بُراحال ہو جاتا، فلاں دوست نہ ہوتا تو تکلیف ہوتی۔ یہ امور اس قسم کے ہیں کہ خداتعالیٰ ان کو ہرگز پسند نہیں کرتا کہ جائیداد یا اور اور اسباب واحباب پر اس قدر بھروسہ کیا جاوے کہ خداتعالیٰ سے بکلّی دور جا پڑے۔ یہ خطرناک شرک ہے جو قرآن شریف کی تعلیم کے صریح خلاف ہے...قرآن شریف اس قسم کی آیتوں سے بھرا پڑا ہے کہ وہ متقیوں کا متولّی اور متکفّل ہو تا ہے۔ تو پھر جب انسان اسباب پر تکیہ اور توکل کرتا ہے تو گویا خداتعالیٰ کی ان صفات کا انکار کرنا ہے اور ان اسباب کو ان صفات سے حصہ دینا ہے اور ایک اور خدا اپنے لئے ان اسباب کا تجویز کرتا ہے۔ چونکہ وہ ایک پہلو کی طرف جھکتا ہے۔ اس سے شرک کی طرف گویا قدم اٹھاتا ہے۔ جو لوگ حکّام کی طرف جھکے ہوئے ہیں اور ان سے انعام یا خطاب پاتے ہیں اُن کے دل میں اُن کی عظمت خدا کی سی عظمت داخل ہو جاتی ہے۔ وہ ان کے پرستار ہو جاتے ہیں اور یہی ایک امر ہے جو توحید کا استیصال کرتا ہے اور انسان کو اس کے اصل مرکز سے ہٹا کر دُور پھینک دیتا ہے... اس لئے مقدم ہے کہ خداتعالیٰ کی توحید ہو۔ رعایت اسباب کی جاوے۔ اسباب کو خدا نہ بنایا جاوے۔“

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 58-57)

ارشاد باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (الحشر: 8)

ترجمہ: اور رسول جو تمہیں عطا کرے تو اسے لے لو اور جس سے تمہیں روکے اُس سے رُک جاؤ ۔

فرمان خلیفہ وقت

اللہ کی راہ میں مال نکالنا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں ۔

زکوٰۃ کیا چیز ہے اس کا مطلب ہے کہ اللہ کی راہ میں مال کا حصہ نکالنا، تاکہ وہ مال پاک ہو، اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا اظہار ہو اور پھر اللہ تعالیٰ اس مال میں برکت ڈالے اور اسے بڑھاتا رہے۔ پس ایک مومن اپنے ضرورت مند بھائیوں کی ضرورت کے لئے، دینی ضروریات کے لئے، غلبہ اسلام کے لئے جو مال خرچ کرتا ہے وہ دراصل اللہ تعالیٰ سے یہ سودا کررہا ہوتا ہے کہ اس ذریعہ سے وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو مزید جذب کرنے والا بنے۔ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے مال کو مزید بڑھائے تاکہ دنیا کی نعمتوں سے بھی فائدہ اٹھائے اور پھر مزید خرچ کرکے اور زیادہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بنے۔

(خطبات مسرور جلد 5 صفحہ 449، 450)

جلسہ سالانہ قادیان کا انعقاد

جلسہ سالانہ قادیان مورخہ 27، 28، 29 دسمبر 2019ء کو قادیان میں منعقد ہورہا ہے ۔ان شاء اللہ

مکرم منیر الاسلام۔انڈونیشیا سے اعلان دیتے ہیں کہ 400 انڈونیشیئن احمدی احباب و خواتین ایک چارٹر طیارے کے ذریعہ قادیان پہنچ چکے ہیں۔الحمد للہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہرلحاظ سے بابرکت اور کامیاب فرمائے آمین۔اس جلسہ کے آخر ی روز 29 دسمبر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ حاضرین جلسہ سے براہ راست لندن سے خطاب فرمائیں گے جو ساری دنیا میں سیٹلائٹ کے ذریعہ سنا اور دیکھا جا سکے گا۔

اداریہ

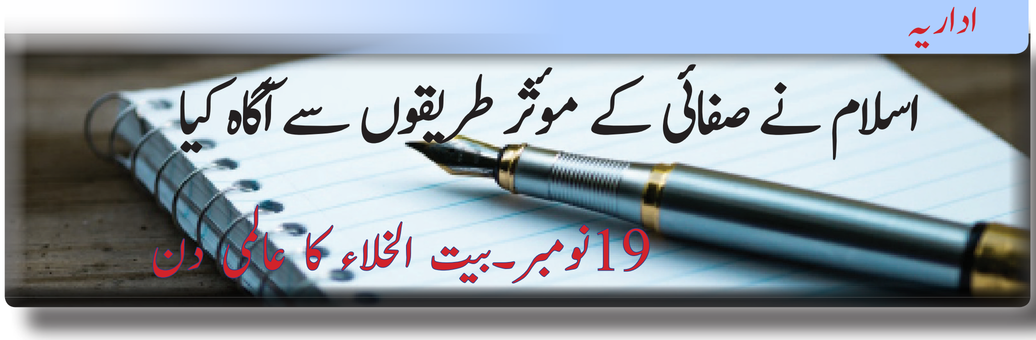

جوں جوں دنیا بھر میں آبادی بڑھنے سے معاشرے میں خامیوں، کمزوریوں، بُرائیوں اور بیماریوں میں اضافہ ہورہا ہے توں توں دنیا کی مختلف تنظیمیں اہم دن منا کر ان بیماریوں، کمزوریوں اور بُرائیوں سے آگاہی دے رہی ہیں۔ ان میں سے 19 نومبر کو بیت الخلاء کا عالمی دن منایا جاتا ہے جس دن دنیا بھر کے ٹی وی چینلز، اخبارات، رسائل اور سوشل میڈیا وغیرہ اس حوالہ سے آگاہی دیتے ہیں کہ وہ کون کون سے ذرائع استعمال کئے جائیں جن سے انسان بیماریوں سے مبرا ہوسکتا ہے کیونکہ آج کل ایڈز اور کئی دوسری بیماریاں ایسی ہیں جو لیٹرین اور اپنے جسم کو صاف نہ کرنے اور رکھنے سے پیدا ہوتی ہیں۔

میں قربان جاوٴں اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جنہوں نے آج سے 1400 سال قبل (جب دنیا اتنی مہذب بھی نہ تھی) اس حوالہ سے بھی باریک سے باریک باتیں سمجھا دیں۔ اس پر ہی تو ایک یہودی نے حضرت سلمان فارسیؓ کو طعنہ دیتے ہوئے کہا تھا کہ تمہارا رسول تو چھوٹی چھوٹی باتیں بھی تمہیں سکھلاتا ہے۔ اس کا کہنے کا مقصد یہ تھا کہ تم اتنے غیرمہذب ہو کہ تمہارا نبی تمہیں چھوٹی سے چھوٹی بات بھی سکھلاتا ہے۔ جس پر آپؓ نے اسے فرمایا کہ ہاں میرا نبی مجھے تو پاخانہ پھرنا بھی سکھلاتا ہے۔

ہمارے پیارے رسول حضرت محمد ﷺ نے ہمیں سمجھایا کہ جب تم پاخانہ کرنے جاوٴ تو اپنی اس جگہ کو صاف ستھرا رکھو۔ غسل خانے کی زمین پر پیشاب کرنے سے پرہیز کرو۔ خصوصاً جب غسل خانے کی زمین کچی ہو۔ قبلہ رخ ہو کر یا قبلہ کی طرف پشت کرکے نہ بیٹھو۔ فراغت کے بعد مٹی کے ڈھیلے سے یا صاف پانی سے استنجا کرو۔ خشک لید، ہڈی یا کوئلے وغیرہ سے استنجا نہ کرو۔ اس سے بیماریاں پھیلتی ہیں اور جہاں صابن نہ ہو تو اپنے ہاتھوں کو مٹی سے خوب اچھی طرح مل کر دھولیا کرو۔ آج کل تو صابن اور Saniitizers وغیرہ مل جاتے ہیں۔

پیشاب بیٹھ کر کرنے کو ترجیح دیا کرو۔ اگر بیٹھنے سے مزید گندگی کا احتمال ہو تو جگہ کو اپنی کونڈی سے نرم کرلیا کرو تا چھینٹیں اپنے پر نہ پڑیں۔

واش روم میں جاتے وقت یہ دعا کیا کرو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡخُبُثِ وَالۡخَبَائِثِ (بخاری)

کہ اے اللہ! میں تیری مذکر و مؤنث شیطانوں سے پناہ چاہتا ہوں۔

اور پاخانہ سے فارغ ہو کر واش روم سے باہر آتے ہوئے یہ دعا کریں۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ اَذۡھَبَ عَنِّیۡ الۡاَذٰی وَعَافَانِیۡ (ابن ماجہ)

کہ شکر ہے اُس خدا کا جس نے مجھ سے تکلیف دُور فرمائی اور مجھے عافیت بخشی۔

اور ایک روایت میں غُفۡرَانَکَ کی دعا بھی پڑھنے کی تلقین ملتی ہے۔

ہمیں یاد ہے کہ جب لیٹرینیں گھروں سے باہر ہوتی تھیں تو ہم یہ دعائیں پڑھا کرتے تھے۔ ہمارے والدین ہمیں یاد بھی کرواتے تھے۔ مگر جب سے لیٹرین، باتھ روم اور پھر واش روم میں تبدیل ہوئی اور ہر کمرے کے ساتھ Attach Bathroom کا رواج آیا تو یہ سمجھا جانے لگا کہ یہ تو گھر کا حصہ ہے۔ ہم آہستہ آہستہ ان دعاوٴں کو بھول گئے اور والدین نے بھی بچوں کو یاد کروانی چھوڑ دیں اور نہ ہی توجہ دلائی۔

آج دیکھیں کہ یہود و نصاریٰ ہر 19 نومبر کو بیت الخلاء کا عالمی دن منا کر ہمیں اسلوب و آداب سکھلانے جارہے ہیں جبکہ آج سے 1400 سال قبل انہی نصاریٰ و یہود نے اس سلسلہ میں آنحضور ﷺ پر طعنہ زنی کی تھی۔ جبکہ ہمارے پیارے رسولؐ نے باتھ روم جانے سے پہلے خبائث سے پناہ مانگی ہے اور نکلتے ہوئے اس خدائے عزوجل کا شکر ادا کرنے کی تلقین فرمائی۔ جس نے اس رذیلہ مادہ کو جسم سے نکال کر تسلی کا ماحول پیدا کیا ہے۔ ذرا ان لوگوں سے اس تکلیف دہ کیفیت کا دریافت کریں جن کو قبض کی شکایت ہوتی ہے اور وہ کرب اور تکلیف میں وقت گزارتے ہیں۔ اس لئے ہمارے رسولؐ نے خدا کا شکر ادا کرنے کی تلقین کی اور باتھ روم کے ماحول کو پاک صاف رکھنے اور پانی کے استعمال کی تلقین فرمائی تا بیماریوں سے بچا جاسکے۔ یورپ میں جو لوگ پانی کی جگہ ٹشو استعمال کرتے ہیں ان میں اکثر بیمار ہی رہتے ہیں۔ اسی لئے یورپ میں الرجی کی بیماری بہت زیادہ پائی جاتی ہے۔ ان تمام امور کو مدنظر رکھ کر ہم تو یہی کہہ سکتے ہیں۔

بھیج درود اس محسن پر تُو دن میں سو سو بار
پاک محمد مصطفیٰ سب نبیوں کا سردار

الفضل
ہم کو پیاروں کی خبر دیتا رہے

یہ یوں ہی شیریں ثمر دیتا رہے
سب کو یہ لعل و گوہر دیتا رہے

جن سے ملتی ہے حیاتِ جاوداں
ان بہاروں کی خبر دیتا رہے

یہ صداقت کی وراثت کا امیں
نور کی روشن سحر دیتا رہے

سب کو یہ جامِ مئے لطف و سرور
خوب سے بھی خوب تر دیتا رہے

یہ یوں ہی زندہ رہے صدیوں تلک
ہم کو پیاروں کی خبر دیتا رہے

عبد الصمد قریشی

ہم کہ ٹھہرے اجنبی

ہم نے پلکوں سے ہر خارِ رہ کو چُنا
زخم کھائے، مگر مسکراتے رہے
خونِ دل میں ڈبوئی ہیں خود انگلیاں
گیت ہم نے وفاؤں کے ہر پل لکھے

کیوں ملامت کے، ہر ہاتھ میں سنگ ہیں؟
پیرہن پیار کے سب لہو رنگ ہیں
آشنا، اب تو ٹھہرے ہیں سب اجنبی
آج اہلِ وفا کے یہی ڈھنگ ہیں؟

سوچتے ہیں اندھیرے نگر میں یہاں
ہے بصارت سے محروم سارا جہاں
راہ تاریک ہے ایک جگنو نہیں
روشنی پیار کی ہو گئی بے نشاں

اپنے حصے کے ہم ہی جلائیں دیئے
روشنی گرچہ مدھم ہے پر غم نہیں
ظلمتِ شب کا جو چاک سینہ کرے
اُس اجالے کا ہم کو ہے عین الیقیں

انور ندیم علوی

قادیان سے نیا اخبار شائع کرنے کی آٹھ اہم ضروریات کی تفصیل
اخبار ''فضل'' کا پراسپکٹس

ہم نے ارادہ کیا ہے کہ ایک اخبار قادیان سے نکالا جائے۔ جو ان ضروریات کو پورا کرنے کے علاوہ دیگر ضروری امور میں احمدی جماعت کی خدمت بجالائے

(نوٹ: اس سے ''الفضل'' اخبار مراد ہے۔ پہلے اس کا حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی طرف سے ''فضل'' نام عطاء ہوا تھا۔ ایڈیٹر)

ایک نئے اخبار کی ضرورت

ان بڑھنے والی ضروریات میں سے ایک نئے اخبار کی ضرورت ہے۔ بے شک ایک وہ زمانہ تھا کہ جماعت قلیل تھی۔ اور پھر اکثر لوگ زمینداروں کے طبقہ میں سے تھے۔ لیکن اب علاوہ اس مخلص جماعت کی ترقی کے ہزاروں مخلص تعلیم یافتہ پیدا ہو گئے ہیں جن کے علوم کو وسعت دینے کے لئے اخبار کی اشدّ ضرورت ہے ۔ پریس کی موجودہ آسانیوں نے ساری دنیا کی خبروں سے آگاہی کو ایک سہل الحصول امر بنا دیا ہے اس لئے علم دوست طبقہ اس فائدہ سے محروم رہنا پسند نہیں کرتا۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلوں کے افراد کو ہر معاملہ میں دوسروں سے بڑھ کر قدم مارنا چاہئے اور سب مفید علوم میں ان کا نمبر دوسروں پر فائق ہونا ضروری ہے

دوسری ضرورت

ایک نئے اخبار کی ضرورت یہ ہے کہ بہت سے احمدی ہیں کہ جو احمد ی تو ہو گئے ہیں ۔ لیکن ان کو بھی معلوم نہیں کہ احمد ی ہو کر ہم پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور کس طرح ہمیں دوسروں کی نسبت رسومات و بدعات اور مقامات اسراف سے بچنا چاہئے ۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے بھی ایک سخت کوشش کی ضرورت ہے۔

تیسری ضرورت

یہ ہے کہ ترقی کرنے والی قوم کے لئے اپنے اسلاف کے نیک کاموں، بلندارادوں، وسیع الحوصلگیوں، صبر و استقلال کے کارناموں سے واقف ہونا اور اپنے کام کو پورا کرنے کے لئے ہر قسم کی مشقت اٹھانے کے لئے تیار ہونا ضروری ہو تا ہے۔ اس لئے احمد ی جماعت کو تاریخ اسلام سے واقفیت بھی ضروری ہے۔ خصوصاً رسول کریم ﷺ (فدا ہ ابی و امی) اور صحابہؓ کی تاریخ سے۔

چوتھی اشد ضرورت

اس وقت یہ ہے کہ ہندوستان نہیں بلکہ دنیا کی اکثر قوموں میں اس وقت سخت بے چینی پھیلی ہوئی ہے اور ایک دوسرے کے خلاف بغض و عناد کا دریا جوش مار رہا ہے اور اس سلسلہ میں ہندوستان میں بھی ایک گروہ ایسا پیدا ہو گیا ہے کہ جو گورنمنٹ انگلشیہ کے خلاف عجیب عجیب رنگ سے بد ظنیاں پھیلا رہا ہے اور وفاداری کے پر دہ میں اس حکومت کو کمزور کرنے کی فکر میں ہے اور چونکہ ہمارا کوئی ایسا اخبار نہیں کہ جو سیاست کے اہم مسائل پر اس نقطۂ خیال سے روشنی ڈالے کہ جو حضرت صاحب نے قائم کیا ہے اس لئے خطرہ ہے کہ ہم میں سے بعض احباب اس رو میں نہ بہہ جائیں اس لئے ضروری ہے کہ بڑے زور سے اس معاملہ پر حضرت صاحب کی تحریروں سے روشنی ڈالی جائے اور احمد یوں میں اس سیاست کو رائج کیاجائے جسے حضرت صاحب نے پیش کیا۔ اور ان اصولوں کو شہرت دی جائے جن پر حضرت صاحبؑ احمد ی جماعت کو چلانا چاہتے تھے ۔ اور احمدی جماعت کو اس موقعہ پر اس کے اہم فرائض بار بار یاد دلائے جائیں تاکہ وہ اپنے امام کے پیش کردہ معیار وفاداری پر قائم رہیں۔

پانچویں نہایت اشدضرورت

احمدی جماعت میں تعلیم کا پھیلانا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ جس طرح ہندوستان میں اور قومیں تعلیم میں پیچھے رہی ہوئی ہیں ۔ اسی طرح احمد ی بھی تعلیم میں سست ہیں حالانکہ اللہ فرماتا ہے هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ (الزمر:10) رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں۔ كَلِمَةُ الْحِكْمَةِ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ اَخَذَهَا حَيْثُ وَجَدَهَا پس احمدی جماعت کا اہم فرض تھا کہ اس معاملہ میں دو سروں سے بڑھ کر قدم مارتی اور اس جماعت کا کوئی فرد نہ رہتا جو تعلیم یافتہ نہ ہو۔ اور نہ صرف خود تعلیم حاصل کرتے بلکہ دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیتے۔

چھٹی ضرورت

یہ ہے کہ احمدی جماعت اب ہندوستان کے ہر گوشہ میں پھیل گئی ہے لیکن آپس میں ایک دوسرے سے واقفیت پیدا کرنا اور میل ملاپ کو ترقی دینا بہت ضروری ہے اور اس کے علاوہ یہ کوشش بھی ضروری ہے کہ وہ آپس کے جھگڑے آپس میں ہی فیصلہ کیا کریں۔

ساتویں ضرورت

احمدی جماعت کو دنیا کی ترقی سے آگاہ کرنا ہے تاکہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے محروم نہ رہیں ۔ اور دین دنیا میں ترقی حاصل کریں ۔ اور اس کے لئے ضروری ہے کہ تجارت حرفت و صنعت اور ایجادات جدیدہ سے انہیں آگاہ کرنے کا کوئی ذریعہ نکالا جائے۔

آٹھویں ضرورت

تبلیغ کے لئے کوشش کرنا اور جن ممالک میں تبلیغ نہیں ہوئی ان کی طرف توجہ دینا اور دشمنان اسلام کی تبلیغی کوششوں سے مسلمانوں کو آگاہ کرنا۔

ان ضروریات کو پورا کرنے کا سامان

ضروریات کو مدنظر رکھ کر ہم نے ارادہ کیا ہے کہ ایک اخبار قادیان سے نکالا جائے۔ جو ان ضروریات کو پورا کرنے کے علاوہ دیگر ضروری امور میں احمدی جماعت کی خدمت بجالائے اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری اس خواہش کو پورا کرے اور اس اخبار کو مفید بنائے۔

قوم پر بوجھ نہیں پڑنا چاہئےایک سوال جو ہر نئے کام کے اجراء پر لوگوں کے دل میں پیدا ہوا کرتا ہے یہ ہے کہ کیا اس نئے اخبار کابوجھ قوم پر نہیں پڑے گا اور کیا آگے ہی بڑھتی ہوئی ضروریات کو مد نظر رکھ کر یہ ضروری نہیں کہ قوم پر مزید بوجھ نہ ڈالا جائے ؟ لیکن اس کے جواب میں مجھے صرف اتنا کہنے کی ضرورت ہے کہ تمہارے کام خدانے کرنے ہیں اور جب خدا نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے تو اس کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے وہ سامان بھی ضرور مہیا کرے گا۔ جس مولیٰ نے بچے کی پیدائش سے پہلے ماں کی چھاتیوں میں دودھ اتارا ہے۔ اور انسان کی پیدائش سے پہلے سورج، چاند، ستارے ،پانی اور ہوا پیدا کئے ہیں کیا وہ ہماری ضرورتوں کے پورا کرنے کے لئے کوئی تدبیر نہ کرے گا؟ جرأت اور ہمت اور استقلال سے کام لیتے ہوئے اس کے حضور میں گر جاؤ تو وہ تمہاری ہر مشکل کو آسان کر دے گا اور ہر طرف سے آسمان کے دروازے تم پر کھل جائیں گے ۔ کیا یہ سچ نہیں کہ وہ ہر احمدی کی مدد کرتا ہے اور بہت سے ہیں کہ جو زمین سے اٹھا کر آسمان پر بٹھادیئے گئے ہیں اور سینکڑوں ہیں کہ جنہیں گڑھوں سے نکال کر بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر جگہ دی گئی ہے ۔ پھر کیاوہ خدا تمہاری ان ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کچھ سامان نہ کرے گا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ جب تعلیم الاسلام ہائی سکول کے لئے بورڈنگ کی تجویز ہوئی اور پچاس ہزار کی ضرورت بتائی گئی تو ہزاروں تھے جو کہتے تھے کہ اس کمزور جماعت سے یہ کب ہو سکتا ہے۔ لیکن کیا پھر صرف بورڈنگ ہی نہیں بلکہ سکول بھی تیار نہ ہو گیااور کیا تعمیر کے اخراجات کے ہوتے ہوئے تمہاری ہی جیبوں سے دوسرے بیسیوں کاموں کے لئے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں روپے نہیں نکلے۔ یہ سب کچھ کیونکر ہواخداکے حکم سے اور اس لئے کہ خدا تمہارے ساتھ ہے اور جب تم دین کی راہ میں خرچ کرتے ہو تو وہ تمہارے لئے آمدن کے اور کئی دروازے کھول دیتا ہے ۔ پس جس نے یہ شک کیا کہ یہ جماعت اتنے بوجھ کیونکر اٹھائے گی اس نے اس بات کو جھٹلا دیا کہ یہ جماعت اللہ کے فضل سے آخَرِيْنَ مِنْهُمْ کی مصداق ہے اور اس نے اس کی ناقدری کی۔ ابھی ایک اخبار کیا بیسیوں کام تم نے کرنے ہیں اور تمہیں کرنے پڑیں گے اور وہ ضرور ہو کر رہیں گے کیو نکہ خدا کے منشا پورے ہو کر رہتے ہیں۔ لیکن یہ سب ترقی اسی طرح غیر معلوم طور سے ہوگی جس طرح ایک بیج سے جنگل بن جاتا ہے اور عقل اس کو نہیں سمجھ سکتی۔

اس اخبار کے کیا اغراض ہوں گے

میں مختصراً اس اخبار کے اغراض بیان کر دینا بھی اس جگہ

ضروری سمجھتا ہوں۔

1. مذہب اسلام کی خوبیوں کو مخالفین کے سامنے پیش کرنا۔ قرآن شریف کے کمالات سے آگاہ کرنا۔
2. حضرت صاحبؑ کی تعلیم اور آپؑ کی جماعت کی خصوصیات کو لوگوں پر ظاہر کرنا۔
3. جماعت کومذہب اسلام سے واقف کرنا اور ہر قسم کی بدعات اور رسومات کی ظلمتوں سے نکالنے کی کوشش کرنا اور اخلاق کی درستی کی طرف توجہ دلانا۔
4. تاریخِ اسلام کے ان مفید حصوں کو شائع کرنا جن سے ہمت، استقلال ، قربانی ، جرأت، ایثار ، ایمان ، وفاداری وغیرہ خصالِ حسنہ میں ترقی کی تحریک ہو۔
5. تعلیم کی ترغیب دینا اور اس کے لئےمفید تجاویز پیش کرنا۔
6. تبلیغ اسلام کی ترغیب دینا اس کے لئے ذرائع کی تلاش کرنا اور مخالفین کی تبلیغی کوششوں سے آگاہ کرنا۔
7. سیاست میں جماعت کو ان اصولوں پر چلنے کی تعلیم دینا کہ جن پر حضرت صاحبؑ قوم کو چلانا چاہتے تھے اور حضرت خلیفۃ المسیحؓ چلانا چاہتے ہیں اور گورنمنٹ کی و فاداری کی تعلیم دینا۔
8. ضروری مفید اخبار کی واقفیت بہم پہنچانا جن سے عموماً خبروں کے لئے اور کسی اخبار کی احتیاج نہ رہے خصوصاً عالم اسلام کی خبروں سے آگاہ کرنا۔
9. احمدی جماعت میں آپس میں میل ملاپ اور و اقفیت کے بڑھانے اور مرکزی حیثیت میں ملانے کی کو شش کرنا۔
10. صنعت و حرفت تجارت وغیرہ کے متعلق اور ایجادات جدیدہ کے متعلق بقدر امکان واقفیت بہم پہنچانا۔

اس پر حضرت خلیفۃ المسیحؓ کی رائے

میں نے اس امر کے متعلق حضرت خلیفۃ لمسیحؓ سے مشورہ لیا تو آپؓ نے جو کچھ اس پر تحریر فرمایا ہے وہ جماعت کی آگاہی کے لئے نقل کیا جا تاہے۔

’’ہفتہ وار پبلک اخبار کا ہونا بہت ہی ضروری ہے جس قدر اخبار میں دلچسپی بڑھے گی خریدار خود بخود پیدا ہوں گے۔ ہا ں تائید الٰہی حسن نیت اخلاص اور ثواب کی ضرورت ہے زمیندار، ہندوستان، پیسہ اخبار میں اور کیا اعجاز ہے ؟ و ہاں تو صرف د لچسپی ہے اور یہاں دعا، نصرت الٰہیہ کی امید بلکہ یقین تَوَکُّلاً عَلَی اللّٰہِ کام شروع کردیں۔‘‘

(دستخط) نور الدین

اس تحریر کو پڑھ کر کوئی شک کی گنجائش نہیں رہتی کہ ایک ایسے اخبار کی ضرورت ہے اس لئے بموجب ارشاد حضرت خلیفۃ المسیحؓ تَوَکُّلاً عَلَی اللّٰہِ اس اخبار کو شائع کرنے کا اعلان کیا جاتا ہے ہمارا کام کوشش ہے برکت اور اتمام خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے لیکن چونکہ یہ سلسلہ خدا کی طرف سے ہے اس لئے اس کی مدد کا یقین ہے۔بے شک ہماری جماعت غریب ہے لیکن ہمارا خدا غریب نہیں ہے اور اس نے ہمیں غریب دل نہیں دیئے پس میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت اس طرف پوری توجہ کرے گی اور اپنی بے نظیر ہمت اور استقلال سے کام لے کر جو وہ اب تک ہر ایک کام میں و کھاتی رہی ہے اس کام کو بھی پورا کرنے کی کوشش کرے گی اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا تحریر کو صرف ارادوں اور خواہشوں تک ہی نہ رہنے دے اور سلسلہ کی ضروریات کے پورا کرنے میں ہمارا ہاتھ بٹائے ۔ کام کرنے والے آدمی کم ہیں اس لئے بے شک شروع میں دقت پیش آئے گی لیکن اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہےاَلَّذِیۡنَ جَاهَدُوۡا فِیۡنَا لَنَهۡدِیَنَّهُمۡ سُبُلَنَا(العنکبوت:70) خدا تعالیٰ ہمیں جہاد فی اللہ کی توفیق دے اور لوگوں کے دلوں میں الہام کرے کہ وہ اس کام میں مد دیں۔

اخبار کے متعلق ضروری اطلاع

یہ اخبار انشاء اللہ گورنمنٹ کی شرائط کو پورا کرنے کےبعداللہ تعالیٰ کو منظور ہوا تو ماہ جون کی کسی تاریخ کو شائع ہو گا بارہ صفحہ کا اخبار ہو گا ۔ اور سردست ابتدائی اخراجات کو مدنظر رکھ کر اس کی قیمت چار روپے رکھی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو اس میں کمی کرنے کا موقعہ بھی اگلے سال مل سکتا ہے چونکہ اخبار کے شروع کرنے سے پہلے اس بات کا اطمینان بہت ضروری ہے کہ کچھ خریدار مہیا ہو جائیں اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ جن دوستوں کی خدمت میں یہ اشتہار پہنچے وہ اس کی خریداری کے متعلق اطلاع دیں۔ اخبار کا پہلا پرچہ ایسے سب دوستوں کے نام وی پی کیا جائے گا اور امید ہے کہ احباب اپنے دوستوں میں بھی اس کی خریداری کی کوشش کریں گے۔ فی الحال اس کا ایڈیٹر میں ہی ہوں گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کوئی مناسب آدمی بھیج دے۔ کل خط و کتابت متعلق اخبار و اطلاع خریداری قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل قادیان ضلع گورداسپور کے نام ہونی چاہئے۔لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ (آل عمران :93) رَحِمَکُمُ اللّٰہُ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن

المشتہر مرزا محموداحمد

حسن اتفاق

سب انتظام مکمل ہو چکا تھا کہ لاہور سے ایک دوست نے پیغام صلح کا پراسپکٹس ارسال کیا پیغام صلح کا ذکر تو پہلے سن چکا تھا لیکن پہلے تو ایک دوست نے بتایا کہ ابھی اس کی تجویز معرض التواء میں رکھی گئی ہے جب تک کہ خواجہ صاحب کے رسالہ کا انتظام مکمل نہ ہو جائے بعد میں معلوم ہوا کہ وہ جا ری تو ہو گا لیکن یہ نہ معلوم ہوا کہ کب۔ لیکن پراسپکٹس سے معلوم ہوا کہ اس کا اعلان ہو چکا ہے گو کہ پہلے ایک سے زیادہ اخبار موجود ہیں لیکن ایک وقت میں دو اخبار کا نکالنا مناسب نہ جان کر حضرت خلیفۃ المسیحؓ کی خدمت میں معاملہ دوبارہ پیش کر دیا کہ وہ اخبار بھی شائع ہو رہا ہے اس لئے اگر مناسب ہو تو فی الحال اسے بند رکھا جائے لیکن حضرت خلیفۃ المسیح نے اس پر ذیل کی عبارت تحریر فرمائی

’’مبارک ہے ۔ کچھ پروا نہ کریں وہ اور رنگ ہے اور یہ اور۔کیا لاہور اخبار بہت نہیں‘‘

(دستخط) نور الدین

اس لئے ’’فضل‘‘ (جو نام کہ اس اخبار کا حضرت خلیفہ المسیح نے رکھا ہے) کا پراسپکٹس بھی شائع کیا جا تا ہے اللہ تعالیٰ پیغام صلح اور فضل دونوں کو جماعت کے لئے مفید اور بابرکت بنائے ۔ آمین ۔

یہ اشتہار مختلف جماعتوں کے سیکرٹریوں کے نام بھیجا جائے گا۔ میں امید کرتا ہوں کہ وہ کسی ایسے موقعہ پر جب کہ جماعت کے سب احباب جمع ہوں اسے پڑھ کر سنا دیں تاکہ جماعت کے سب احباب اس سے آگاہ ہو جائیں اور پھر دوسرے لوگوں میں اسے تقسیم کر دیں اور چونکہ کم اشاعت کی صورت میں اخبار کو بہت نقصان پہنچتا ہے اس لئے جہاں تک ہو سکے اس کی خریداری کے بڑھانے میں کوشاں ہوں۔ میں دیکھتا ہوں کہ ہندو اخباروں اور عیسائی اخباروں کو مسلمان خریدتے ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ ہمارے اخبارات کو نہ خریدیں ۔ لیکن میرے خیال میں اس امر کی طرف جماعت کے احباب کو پوری توجہ نہیں ہوئی اگر وہ اس طرف توجہ کریں تو اللہ تعالیٰ چاہے تو اس میں بہت کچھ کامیابی ہو سکتی ہے کوئی اخبار اسی وقت اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکتا ہے کہ کم سے کم تین ہزار خریدار اسے مل جائیں اور ایک ہزار خریدار میں تو اس کی چھپائی کے اخراجات مشکل سے چل سکتے ہیں۔ اعلیٰ مضامین کا حاصل کرنا اور مفید معلو مات کا پیش کرنا اور بھی مشکل ہے اور اگر ہزار سے بھی کم ہوں تو خسارہ ہی خسارہ ہے۔ پس جس دوست تک یہ اشتہار پہنچےاگر پورے زورسے اس کی خریداری کے بڑھانے میں کوشش کرے تو جماعت میں سے ہی تین ہزار خریدار کا مل جانا کچھ بڑی بات نہیں ۔ کیا چار لاکھ کی جماعت میں سے چار ہزار خواندہ آدمی جو اخبار خرید سکے نہیں مل سکتا؟ ضرور مل سکتا ہے لیکن اول تو کوشش نہیں کی گئی دوم ان کوششوں کے ساتھ دعاؤں کی مدد نہیں لی گئی۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس اخبار میں دلچسپی لینے والے احباب دعائیں کرتے اوراللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اس کے لئے کوشش شروع کریں گے تو پھر دیکھیں گے کہ خدا تعالیٰ ان کی کس طرح مدد کر تا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے تمام احباب پر اپنے فضل کی بارشیں نازل کرے آمین

(مرزا محمود احمد)

(انوار العلوم جلد 1ص437تا444)

الفضل کی قدر و قیمت

حضرت مصلح موعودؓ نے الفضل کے مطالعہ اور اس کی قدرو قیمت کا متعدد بار ذکر کیا۔ فرماتے ہیں:

’’آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آ رہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہو گی لیکن کوتہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔‘‘

(الفضل 28مارچ 1946ء)

اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ذریعہ ایمان کا اظہار ہونا چاہئے

حضور انور کا مجلس خدام الاحمدیہ تنزانیہ کے سالانہ اجتماع 2019ء کے لیے پیغام

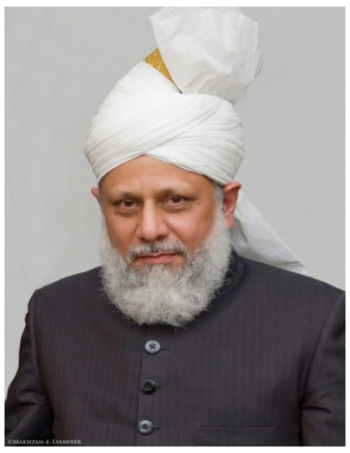

میرے پیارے اور حضرت مسیح موعودؑ کے روحانی فرزندو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثر ممالک میں جہاں جماعت احمدیہ مستحکم ہے وہاں مجلس خدام الاحمدیہ اور دوسری ذیلی تنظیموں کا بھی قیام ہو چکا ہے۔اور ذیلی تنظیموں کے قیام کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ہر عمر کے احمدیوں کی اخلاقی، دینی اور روحانی تربیت کی طرف خاص توجہ دی جائے۔ذیلی تنظیموں کو اس لیے قائم کیا گیا ہے تاکہ ممبران جماعت کو اپنے دین کی طرف قریب لایا جائے اور انہیں ان کی انفرادی ذمہ داریاں سمجھائی جائیں۔نیز ممبران جماعت کو اپنے دین پر مضبوطی سے قائم رہتے ہوئے دنیاوی امور کی انجام دہی اورضروریات زندگی کو پورا کرنے کے لیے رہنمائی کرنا بھی ذیلی تنظیموں کے کاموں میں شامل ہے۔ اس کے علاوہ ذیلی تنظیموں کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ دین کی خدمت اور ملک و قوم دونوں کی خدمت کرنے کی ترغیب دلائیں اور یہ خدمت اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ہونی چاہیے۔

سب سے بنیادی عہد جو ہر مسلمان کرتا ہے وہ ’’کلمہ‘‘ ہے۔ یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ و سلم اللہ کے رسول ہیں۔ یہ وہ بنیادی الفاظ ہیں جن پر اسلامی تعلیمات کی بنیاد ہے۔اور ہماری ذیلی تنظیموں کے عہدوں میں جن میں آپ کے خدام الاحمدیہ کا عہد بھی شامل ہے ان سب کا آغاز ایمان کے اس اقرار سے ہوتا ہے۔پس سمجھ بوجھ کی عمر کو پہنچنے والے ہر خادم اور ہر طفل کو لازماً سنجیدگی کے ساتھ اس عہد کے معانی کی طرف توجہ دینی چاہیے۔

اور اس عہد کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔کلمہ کا پہلا حصّہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے۔جس کا مطلب ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس سب سے بنیادی اور اوّلین اصول جس کے مطابق ہر مسلمان مرد اور عورت کو اپنی زندگی لازماً بسر کرنی چاہیے وہ توحید ہے۔یعنی اس کامل ایمان اوریقین کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور اس کا کوئی ہمسر نہیں۔ لیکن یہ بات کافی نہیں کہ ان الفاظ کا صرف زبانی اقرار کیا جائے بلکہ اس اقرار کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ذریعہ سے اپنےایمان کا اظہار ہونا چاہیے۔اور سب سے زیادہ اہمیت کی حامل اور اعلیٰ ترین عبادت نماز ہے یعنی صلوٰۃ۔قرآن کریم کے مختلف مقامات پر اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم پنجوقتہ فرض نمازیں ادا کریں۔ پس اگر ہم نمازوں کی ادائیگی میں سُست ہیں تو اس کا مطلب ہو گا کہ ہمارا اللہ تعالیٰ پر ایمان کا اقرار بے فائدہ ہے،کسی اہمیت کا حامل نہیں اور جھوٹا اقرار ہے۔نہایت خوبصورتی اور حکمت سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے اس نکتہ کی وضاحت فرمائی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے والا اس وقت اپنے اقرار میں سچا ہوتا ہے کہ حقیقی طور پر عملی پہلو سے بھی وہ ثابت کر دکھائے کہ حقیقت میں اللہ کے سوا کوئی محبوب و مطلوب اور مقصود نہیں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے فرمایا ہے کہ جب انسان کی خدا تعالیٰ سے ایسی حالت ہو اور واقعی طور پر اس کا ایمانی اور عملی رنگ اس اقرار کو ظاہر کرنے والا ہو، تو وہ خدا تعالیٰ کے حضور اس اقرار میں جھوٹا نہیں۔ ساری مادی چیزیں جل گئی ہیں اور ایک فنا اس پر اس کے ایمان میں آگئی ہے۔ تب وہ اس بات کا دعویٰ کر سکتا ہے کہ اس کا اقرار سچا ہے اور جھوٹ پر مبنی نہیں۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 2 صفحہ 59۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ)

آپؑ نے تعلیم دی کہ سچا مسلمان وہی ہے جس کا دل اور روح خدا تعالیٰ کی محبت سے مخمور ہے اور وہ اس ایمان میں رچا ہوا ہے کہ اللہ کے سوا اَور کوئی معبود نہیں۔پس اس معیار کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے ورنہ انسان کا اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا اقرار صرف سطحی اور اس کے الفاظ کھوکھلے ہیں۔

کلمہ کا دوسرا حصہ اس پختہ ایمان کا متقاضی ہے کہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ یعنی محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کو واضح کرتے ہوئے فرمایاکہ کلمہ کا جو دوسرا جزو ہے وہ نمونہ کے لیے ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم تمام بنی نوع انسان کے لیے بہترین نمونہ ہیں کیونکہ آپؐ خدا تعالیٰ کے احکامات کی بجا آوری میں کامل انسان تھے۔ یقیناً قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم عظیم اخلاق کے مالک تھے اور تمام انسانیت کے لیے اسوۂ حسنہ یعنی بہترین نمونہ تھے۔پس ہر احمدی مسلمان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کے پاک نمونہ کو ہر وقت اپنے سامنے رکھنا چاہیے اور آپ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ہمارے نَوجوانوں کو لازماً یہ احساس ہونا چاہیے کہ یہ وہ سنہری کنجی ہے جس سے ہم کامیابی کے دروازے کھول سکتے ہیں ۔اور ہم اسی ایک امید پر قائم ہیں کہ اسلام کی اصل حقیقت دنیا کے لوگوں پر ظاہر کرنے کا یہی ایک ذریعہ ہے۔

آج کل کی دنیا میں لوگ دین کو چھوڑ کر اپنی ذاتیات کو اس حد تک ترجیح دیتے ہیں کہ انہیں اپنے خالق سے پیار اور محبت کا اظہار کرنے کا احساس ہی نہیں پیدا ہوتا اور نہ ہی اس کے حقوق ادا کرنے کا ۔ ہم میں سے بھی بعض کو دنیاوی مال اور دنیاوی کامیابی حاصل کرنے کا اتنا جنون ہے کہ وہ مقررہ وقت پر نماز ادا کرنا ہی بھول جاتے ہیں۔یا اپنی فیملی کے معاملات میں اتنے مصروف ہیں کہ وہ اپنے اوّلین فرض کو یعنی خدا تعالیٰ سے پیار کرنے اور اس کی عبادت کرنے کو نظر انداز کر جاتے ہیں۔یہ طرز عمل ایک حقیقی اور سچّے مسلمان کا کیسے ہو سکتا ہے؟ اگر ہم اللہ تعالیٰ کے پیار کو ہر چیز پر بالا رکھیں گے تب ہی ہم انصاف کے ساتھ کہہ سکیں گے کہ ہم اپنے ایمان کو فوقیت دے رہے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔

اللہ کرے کہ ہم اپنے طرزِ عمل سے دنیا کو اس بات پر قائل کرنے والے ہوں کہ حقیقی مسلمان وہ ہیں جو پیار کے پُل بنانا چاہتے ہیں اور جو معاشرے کی ہر سطح پر ایک دوسرے کے حقوق ادا کرتے ہیں۔اللہ کرے کہ ہم اپنے عملی نمونہ سے یہ ظاہر کرنے والے ہوں کہ حقیقی مسلمان وہ ہیں جو ہر بدامنی اور ہر تنازعہ کو دنیا سے ختم کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس عظیم مقصد کو پورا کرنے والے ہوں، اسلام کی حقیقت کو سمجھنے والے ہوں اور دنیا کے ہر حصہ میں اسے پھیلانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ پوری دنیا میں مجلس خدام الاحمدیہ کو مسلسل برکت دیتا چلا جائے اور ہر لحاظ سے دنیا میں تمام خدام کو برکات سے نوازے۔ آمین۔

والسلام

(دستخط) مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

شہاب احمد ۔ تنزانیہ

مجلس خدام الاحمدیہ تنزانیہ کا اجتماع

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ تنزانیہ کو مورخہ 14تا 16جون 2019ء اپنا نیشنل اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ سہ روزہ اجتماع Kitonga میں قائم جلسہ گاہ میں منعقد ہوا ۔اجتماع کی مجموعی حاضری 500رہی۔ تینوں دن رہائش اور خوراک کا انتظام جلسہ گاہ میں ہی کیا گیا۔ انتظامات کے سلسلے میں خدام نے بڑی محنت سے وقارِ عمل کے ذریعہ پورے احاطہ کی صفائی اورتزئین و آرائش کی ۔

اجتماع کا آغاز بروز جمعۃ المبارک ہوا ۔ حاضرین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ سُنا ۔ تنزانیہ کا وقت GMT وقت سے 3گھنٹے آگے ہے۔ صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ تنزانیہ مکرم رمضان حسن Nauja صاحب نے تمام شاملین کا استقبال کیا اور اجتماع کے مقاصد کی طرف توجہ دلائی۔ امسال مجلس خدام الاحمدیہ تنزانیہ کی انتہائی خوش نصیبی تھی کہ پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت اجتماع کا مرکزی عنوان ’’عبادت‘‘ عطا فرمایا اور خدام و اطفال تنزانیہ کے نام انگریزی زبان میں اپنا خصوصی پیغام بھی بھجوایا۔اس پیغام کا اردو ترجمہ ہدیۂ قارئین ہے۔

اسی پیغام کی مناسبت سے سٹیج ڈیزائن کیا گیا اور اجتماع کے تینوں دن یہ پیغام مع سواحیلی ترجمہ حاضرین کو پڑھ کر سنایا جاتا رہا۔

مسابقت کی روح قائم رکھنے کی خاطر خدام اور اطفال (معیار صغیر و کبیر) کے متعدد علمی اور ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ خدام کے علمی مقابلہ جات جلسہ گاہ میں جبکہ اطفال کے لیے قریبی مسجد میں انتظام کیا گیا تھا۔جلسہ گاہ کے احاطہ سے منسلکہ گراؤنڈز میں ورزشی مقابلہ جات کا اہتمام کیا گیا۔ تمام مقابلہ جات میں شاملین نے خوب تیاری کے ساتھ حصہ لیا۔

اجتماع کے تینوں دن بیداری اور باجماعت نماز تہجد کا انتظام کیا گیا ۔ نماز فجر کے معاً بعد درس القرآن ہوا۔ خدام مل کر سیر اور معمولی ورزش میں شامل ہوتے رہے۔ مختلف شعبہ جات میں خدام کی ڈیوٹیاں لگائی گئیں اور انہیں مختلف ذمہ داریاں سونپی گئیں۔ پہلے دن شام کے وقت مجلس انصار سلطان القلم کے ممبران کی میٹنگ ہوئی۔ دوسرے دن مختلف علاقوں کے عہدیداران کا اجلاس ہوا اور شعبہ خدمت خلق کے تحت خدام نے 50 یونٹ خون کا عطیہ دیا ۔ مکرم موسیٰ عیسیٰ مشعری صاحب (مبلغ سلسلہ) نے خدام اور اطفال کو ’’خلافت احمدیہ سے تعلق‘‘ کے عنوان پر تربیتی لیکچر دیا۔ مکرم مہتمم صاحب مال نےجماعتی اور تنظیمی چندہ جات کا تعارف پیش کیا اور مکرم مہتمم صاحب اُمور طلباء نے ’’جسمانی صحت اور بیماریوں سے بچاؤ‘‘ کے موضوع پر لیکچر دیا۔ اسی طرح مکرم صدر صاحب مجلس نے خدام الاحمدیہ کی طرف سے رواں سال میں ہونے والی مساعی کی مختصر رپورٹ پیش کی۔ اجتماع کے موقع پر رواں سال ہونے والے پروگرامز کی ایک تصویر ی نمائش کا بھی انتظام کیا گیا جسے شاملین نے خوب سراہا۔ اس نمائش کا ایک حصہ جماعتی کتب پر مشتمل تھا۔ مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ یوگنڈا کے نمائندہ بھی بطور مہمان اس اجتماع میں شامل تھے۔

اجتماع کے تیسرے دن دوپہر کو اختتامی تقریب کا انعقاد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم صدر صاحب مجلس نے رپورٹ پڑھ کر سنائی ۔ انہوں نے بتایا کہ گو امسال اجتماع کی حاضری گزشتہ برسوں سے زیادہ ہے تاہم جن دور دراز علاقوں سے خدام کا دارِسلام حاضر ہونا مشکل ہے ان کے لیے اگلے ماہ قریبی جگہوں پر ریجنل اجتماعات منعقد کئے جائیں گے۔ مہمان خصوصی مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب(امیر و مشنری انچارج تنزانیہ) نے اعزاز حاصل کرنے والے خدام اور اطفال میں انعامات تقسیم کئے ۔ آپ نے اجتماع میں شامل ہونے والوں کو مبارک باد دی اور اس امر پر زور دیا کہ خدام اپنے تربیتی اور علمی معیار کو بڑھائیں ۔

MTA تنزانیہ کی ٹیم نے تمام پروگرامز کی ریکارڈنگ کی۔ ملک کے بڑے ٹی وی چینل ITV نے اجتماع کی کوریج کی اور نوجوانوں کی صحت افزا سرگرمیوں کے بارہ میں خبر بھی نشر کی۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس اجتماع کے بابرکت ثمرات پیدا فرمائے۔ آمین

انصر رضا ۔کینیڈا

قسط:1

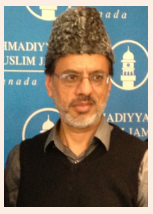

علم کی اہمیت ، افادیت ، معانی اور اقسام

قرآن کریم ، احادیث نبویہؐ، حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء سلسلہ کے ارشادات

علم ایک بے پایاں سمندر ہے اور درحقیقت حقائق الاشیاء کا نام ہے۔ انسان اور دیگر مخلوقات میں بنیادی فرق علم کا ہی ہے کہ ان میں یہ اہلیت نہیں ہوتی کہ وہ اپنی معلومات اور علم میں اضافہ کریں۔ جبکہ انسان ذرائع کو استعمال کرکے اپنے علم میں اضافہ کر سکتا ہے ۔علم ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو مہذب بناتا ہے اسے اچھے اور برے میں فرق سکھاتاہے۔علم اور معلومات میں وہی فرق ہے جو information اور knowledge میں ہے۔کوئی بھی مشہور عظیم شخص کب پیدا ہوا، کہاں پیدا ہوا، اس کی قوم نسل رنگ وغیرہ کیا ہے، اس کی ابتدائی زندگی کہاں گزری اس نے کہاں سے تعلیم حاصل کی۔ یہ سب باتیں اس کے بارے میں معلومات تو فراہم کرسکتی ہیں لیکن اس کی ذات و شخصیت اور اعلیٰ مقام حاصل کرنے میں اس کی کامیابی کے بارے میں جاننے کے لئے علم کی مدد درکار ہوگی۔ اسی طرح کسی بھی شے مثلاً راکٹ کے بارے میں یہ معلوم ہونا کہ اس کی ایک مخصوص شکل و ہیئت ہوتی ہے اور وہ خلا میں جاتا ہے محض معلومات ہیں۔ راکٹ کن سائنسی اصولوں کے تحت بنایا جاتا ہے اور کیسے آسمان کی طرف پرواز کرتا ہے یہ علم سے ہی جانا جاسکتا ہے۔

عِلْم کے لغوی معنی

عربی زبان میں عَلِمَ یَعْلَمُ کسی چیز کو کما حقّہٗ جاننا، پہچاننا، حقیقت کا ادراک کرنا، یقین حاصل کرنا، محسوس کرنا اور محکم طور پر معلوم کرنا۔ اس طرح ادراکِ حقیقت کرنے والے کو عَالِمٌ کہتے ہیں جس کی جمع عَالِمُوْنَ آتی ہے۔اس مادہ کے بنیادی معنی کسی چیز پر ایسے نشان کے ہیں جس سے وہ شے دیگر اشیاء سے متمیز ہوسکے۔اَلْعَلَمُ وَالْعَلَامَۃُ۔ ایسی نشانی جس سے کوئی شے پہچانی جاسکے۔ ریگستانوں یا دوسرے راستوں میں راہ کی پہچان کے لئے جو چیزیں کھڑی کردی جاتی تھیں انہیں بھی عَلَامَۃٌ یا عَلَمٌ کہتے تھے۔ بڑے اور لمبے پہاڑ کو بھی عَلَمٌ کہتے ہیں۔ اس کی جمع اَعْلَامٌ ہے اور جھنڈے کو بھی اسی لئے عَلَمٌ کہتے ہیں کہ اس سے ایک جماعت دوسری کو پہچانتی ہے۔ اسی سے عَالَم ہے جس کے معنی ہیں مَا یُعْلَمُ بِہٖ۔ یعنی وہ شے جس کے ذریعے کسی چیز کا علم حاصل کیا جائے۔ چونکہ خدا کا علم کائنات کے ذریعے حاصل ہوتا ہے اس لئے ساری کائنات عَالَمٌ کہلائی جانے لگی جس کی جگہ عَالَمِیْنَ ہے۔

عِلْمٌ کا درجہ معرفت اور شعور سے زیادہ بلند ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ کے لئے علم کا لفظ استعمال ہوتا ہے معرفت یا شعور کا نہیں۔ چنانچہ خدا کو عَالِم یا عَلِیْمٌ کہتے ہیں عَارِفٌ (معرفت رکھنے والا) یا شَاعِرٌ (شعور رکھنے والا) نہیں کہہ سکتے۔وَفَوْقَ کُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ۔ ہر صاحبِ علم کے اوپر علیم یعنی خدا کے ہے۔اس صفت کو عَلَّامُ الْغُیُوْبِ کے لفظ سے بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ عِلْمٌ اور مَعْرِفَۃٌ میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ معرفت کسی چیز کے آثار و قرائن میں غوروفکر کرکے اس کا ادراک کرنے کو کہتے ہیں۔ لیکن علم کے لئے یہ ضروری نہیں۔ ثانیاً معرفت کا لفظ بیشتر اس موقع پر استعمال ہوتا ہے جب کوئی چیز ادراک کے بعد دھیان سے نکل جائے اور پھر دوبارہ اس کا ادراک ہو لیکن علم میں یہ صورت نہیں ہوتی۔

عربی نہایت جامع زبان ہے جس میں ایک ہی کیفیت کے مختلف پہلوؤں کے لئے مختلف الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔کوئی ایک لفظ کسی بھی اسم اور فعل کی تمام کیفیات کا احاطہ نہیں کرسکتا۔

قرآن مجید میں اس کی جابجا مثالیں ملتی ہیں۔

علم کی اقسام

علم کی دو قسمیں ہیں ۔ علم لدنی جسے علم وہبی بھی کہتے ہیں اور علم کسبی۔ علم لدنی یا وہبی ایسے علم کو کہتے ہیں جو بذریعہ وحی و الہام منجانب اللہ عطا ہو اور اس میں انسان کی کوشش کو ذرّہ برابر بھی دخل نہ ہو۔

فَوَجَدَا عَبۡدًا مِّنۡ عِبَادِنَاۤ اٰتَیۡنٰہُ رَحۡمَۃً مِّنۡ عِنۡدِنَا وَ عَلَّمۡنٰہُ مِنۡ لَّدُنَّا عِلۡمًا ۔ (الکہف:66) پس وہاں انہوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک عظیم بندے کو پایا جسے ہم نے اپنی طرف سے بڑی رحمت عطا کی تھی اور اُسے خود اپنی جناب سے علم بخشا تھا۔

دوسرا علم وہ ہے جس کی استعداد تمام انسانوں میں رکھ دی گئی ہے۔اسے دورِ جدید کی اصطلاح میں سائنسی علوم کہا جاتا ہے۔ ایسے علوم کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخۡرَجۡنَا بِہٖ ثَمَرٰتٍ مُّخۡتَلِفًا اَلۡوَانُہَا ؕ وَ مِنَ الۡجِبَالِ جُدَدٌۢ بِیۡضٌ وَّ حُمۡرٌ مُّخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُہَا وَ غَرَابِیۡبُ سُوۡدٌ ۝ وَ مِنَ النَّاسِ وَ الدَّوَآبِّ وَ الۡاَنۡعَامِ مُخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُہٗ کَذٰلِکَ ۔ (الفاطر:29-28) کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ آسمان سے پانی اتارتا ہے۔ پھر ہم طرح طرح کے پھل اس سےپیدا کرتے ہیں جن کے رنگ الگ الگ ہیں اور پہاڑوں میں بعض سفید ٹکڑے ہیں اور بعض سرخ ہیں ان کے رنگ جدا جدا ہیں اور کالے سیاہ رنگوں والے بھی ہیں۔اور اسی طرح لوگوں میں نیز زمین پر چلنے پھرنے والے جانداروں میں اور چوپایوں میں سے ایسے ہیں کہ ہر ایک کے رنگ جدا جدا ہیں۔

علم کسبی کی بھی آگے دو قسمیں ہیں ۔ایک علم تو وہ ہے جس کو فرض کفایہ کہتے ہیں اگر مسلمانوں میں سے چند لوگ اس کو حاصل کرلیں تو کافی ہے ہر ایک کو یہ علم حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جیسے علم تفسیر ،علم حدیث،علم فقہ وغیرہ۔

علم کی دوسری قسم فرض عین ہے۔ جو ہر مسلمان کو حاصل کرنافرض ہے ، اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے ، اس کے بغیر وہ اسلام پر قائم نہیں رہ سکتا۔ مثلا اسلام کے پانچ ارکان اور اس کی تفصیل جاننا جو ظاہری عبادات ہیں ، اور ایمان اور اس کے چھ ارکان اس کی تفصیل معلوم کرنا ، جو دین اسلام کے اہم عقائد ہیں،روزمرہ کے بعض معاملات جو حلال ہیں اور وہ معاملات جو حرام ہیں ،انہیں جاننا۔ یہ علم دین کی کم سے کم مقدار ہے جو ہر مسلمان کو معلوم کرنا فرض ہے۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔

اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمٌ فِی الْقَلْبِ، فَذَاكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ، وَ عِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَتِلْكَ حُجَّةُ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ۔ کتاب الزھد)

علم دو طرح کے ہیں۔ ایک وہ جو دل میں ہے تو وہ نفع بخش علم ہے اور دوسرا علم جو زبان پر ہوتا ہے اور وہ بندوں کے خلاف اللہ کی حجت ہے۔

کتاب مواعظ امام شافعیؒ میں حضرت امام الشافعیؒ سے منسوب ایک قول ہے۔

"قَالَ الشافِعِی رَحِمَهُ اللهُ اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الدِّیْنِ وَهُوَ الْفِقْهُ وَعِلْمُ الدُّنْیَا وَهُوَ الطِّب"

علم تو دو ہی ہیں۔ دین کا علم اور اجسام کا علم یعنی علوم باطنی و ظاہری یا علوم روحانی و جسمانی۔

علم کی اقسام کے بارے میں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ نے علم کو تین درجوں پر منقسم کیا ہے یعنی علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین۔ اور عام کے سمجھنے کے لئے ان تینوں علموں کی یہ مثالیں ہیں کہ اگر مثلاً ایک شخص دور سے کسی جگہ بہت سا دُھواں دیکھے اور دھوئیں سے ذہن منتقل ہو کر آگ کی طرف چلا جائے اور آگ کے وجود کا یقین کرے اور اس خیال سے کہ دھوئیں اور آگ میں ایک تعلق لاینفک اور ملازمت تامہ ہے۔ جہاں دھواں ہوگا ضرور ہے کہ آگ بھی ہو۔ پس اس علم کا نام علم الیقین ہے اور پھر جب آگ کے شعلے دیکھ لے تو اس علم کا نام عین الیقین ہے اور جب اس آگ میں آپ ہی داخل ہو جائے تو اس علم کا نام حق الیقین ہے۔ اب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جہنم کے وجود کا علم الیقین تو اسی دنیا میں ہو سکتا ہے۔ پھر عالم برزخ میں عین الیقین حاصل ہوگا۔ اور عالم حشر اجساد میں وہی علم حق الیقین کے کامل مرتبہ تک پہنچے گا۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی،روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 402)

علامہ ابن عبدالبراندلسی اپنی کتاب"جامع بیان العلم و فضلہ"علم کی اقسام کے بارے میں لکھتے ہیں۔

"علم کی تعریف علماء نے یہ کی ہے کہ علم یقین و ظہور کا نام ہے۔ پس جو بات یقینی ہو، ظاہر ہو، معلوم ہے لیکن جو آدمی یقین نہیں رکھتا بلکہ دوسروں کی دیکھا دیکھی کہنے لگتا ہے وہ عالم نہیں۔علوم کی دو قسمیں ہیں۔

ضروری اور کسبی۔ علم ضروری وہ علم ہے جس میں شک و شبہ کی گنجائش نہ ہو۔ غوروفکر کی ضرورت نہ ہو اور حواس و عقل سے بداہتًا معلوم ہو۔

علم کسبی وہ علم ہے جو نظرواستدلال سے حاصل ہوتا ہے۔ اس کی بھی دو قسمیں ہیں۔ جلی اور خفی۔ جو علم علوم ضروریہ سے قریب ہے وہ جلی ہے اور جو دور ہے وہ خفی ہے۔ اسی طرح معلومات کی بھی دو قسمیں ہیں۔ شاہد و غائب۔ جو بداہتًا معلوم ہو شاہد ہے اور جو شاہد کی دلالت سے معلوم ہو غائب ہے۔

تمام اصحاب ادیان کے نزدیک علوم تین طرح کے ہیں۔ اعلیٰ، اوسط، ادنیٰ۔ علم اعلیٰ علم دین ہے جو خدا کی اتاری ہوئی کتابوں اور اس کے انبیاء کی حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کسی کے لئے جائز نہیں کہ اس علم میں اپنے دل سے گھڑ کر کوئی بات کہے۔ علم اوسط دنیاوی علوم کو کہتے ہیں جیسے طب اور ہندسہ وغیرہ۔ ان علوم کی معرفت کا طریقہ یہ ہے کہ ایک بات دوسری بات پر قیاس کی جاتی ہے اور ایک نوع کو دوسری نوع کی مدد سے شناخت کرتے ہیں۔ علم ادنیٰ صنعت و حرفت، دستکاری، ورزش وغیرہ کا علم ہے جیسے پیراکی، شہ سواری، تیراندازی، خوش نویسی وغیرہ فنون جو اعضاء و جوارح کی مشق سے حاصل ہوتے ہیں۔" (اردو ترجمہ صفحہ 155)

اس زمانہ کے حکم و عدل سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں احیائے دین و علومِ دین کا بیڑا اٹھایا وہاں کالج کی تعلیم کو بھی علوم ضروریہ قرار دیا۔ آپ فرماتے ہیں۔

"جو لوگ کالجوں میں پڑھتے ہیں اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ ہنوز وہ اپنے علوم ضروریّہ کی تحصیل سے فارغ نہیں ہوتے کہ دین اور دین کی ہمدردی سے پہلے ہی فارغ اور مستغفی ہوچکتے ہیں۔"

(فتح اسلام ،روحانی خزائن جلد 3صفحہ 4)

علم خزانہ ہے

قرآن کے مطابق ہر دور میں منکرین و مخالفین انبیاء علیہم السلام ان پرایک ہی نوعیت کے اعتراضات کرتے اور ان سے ایک ہی قسم کے مطالبات کرتے ہیں اور ایک حدیث کے مطابق آخری زمانہ کے مسلمان یہودونصاریٰ کی مکمل پیروی و مشابہت اختیار کریں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کفار نے نبی اکرم ﷺ کا یہ کہہ کر انکار کیا کہ نہ تو ان کے پاس خزانہ ہے اور نہ ہی فرشتے ان کے ساتھ نازل ہوئے ہیں۔

فَلَعَلَّکَ تَارِکٌۢ بَعۡضَ مَا یُوۡحٰۤی اِلَیۡکَ وَ ضَآئِقٌۢ بِہٖ صَدۡرُکَ اَنۡ

يَقُوْلُوْا لَوْ لَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ؕ (الھود:13) پس کیا (کسی طرح بھی) تیرے لئے ممکن ہے کہ اس وحی میں سے جو تیری طرف کی جاتی ہے کچھ ترک کر دے، کیونکہ تیرا سینہ اِس سے سخت تنگ ہوتا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ کیوں نہ اس کے ساتھ کوئی خزانہ اتارا گیا یا اس کے ہمراہ کوئی فرشتہ آیا۔ تُو محض ایک ڈرانے والا ہے اور اللہ ہر چیز پر نگران ہے۔

اسی طرح مسیح و مہدیؑ کے خزانہ تقسیم کرنے کو مسلمانوں نے ظاہری مال و دولت تقسیم کرنا سمجھا اور جب یہ علامت بدیہی طور پر سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام میں نظر نہ آئی تو مندرجہ بالا آیت میں مذکور منکرین کی طرح یہ کہہ کر ان کا انکار کردیا کہ مرزا صاحب نے نہ تو کوئی مال و دولت تقسیم کیا بلکہ الٹا چندے مانگتے رہے اور نہ ہی دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر کسی مینار پر نازل ہوئے۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں۔

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

یہاں مال سے دنیاوی مال مراد نہیں ہے بلکہ روحانی خزائن مراد ہیں۔ حضرت سلمان فارسیؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

عِلْمٌ لَا يُقَالُ بِهٖ كَكَنْزٍ لَا يُنْفَقُ مِنْهُ.

جس علم کو بیان نہ کیا جائے وہ اس خزانہ کی طرح ہے جس میں سے خرچ نہ کیا جائے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ۔ کتاب الزھد)

وَقَالَ الْعَوْفِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ عِلْمٌ وَ كَذَا قَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَ قَالَ مُجَاهِدٌ صُحُفٌ فِيْهَا عِلْمٌ. (تفسیر ابن کثیر، تفسیر الطبری)

تفسیر ابن کثیر اور تفسیر الطبری میں ذکر ہے کہ حضرت ابن عباسؓ، سعید بن جبیر اور مجاہد سے مروی ہے کہ سورۃ الکہف میں دو یتیموں کے گھر کی دیوار کے نیچے دبے جس خزانہ کا ذکر ہے وہ علم ہے۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ الْعِلْمُ خَزَائِنُ وَ تَفْتَحُهَا الْمَسْأَلَةُ. یونس کہتے ہیں کہ ابن شہاب نے کہا ”علم خزانہ ہے اور سوال اس کو کھولتا ہے“

(سنن الدارمی۔ المقدمہ)

قرآن میں علم کی اہمیت

اسلام کی سب سے پہلی تعلیم اور قرآن پاک کی پہلی آیت جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ پر نازل فرمائی وہ علم ہی سے متعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ؕ (العلق:2-6) پڑھ اپنے ربّ کے نام کے ساتھ جس نے پیدا کیا۔ اُس نے انسان کو ایک چمٹ جانے والے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پڑھ، اور تیرا رب سب سے زیادہ معزز ہے۔ جس نے قلم کے ذریعہ سکھایا۔ انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

نبی اکرم ﷺ کی بعثت کا ایک مقصد علم سکھانا ہے۔

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ (الجمعۃ:3) وہی ہے جس نے امّی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ اُن پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔

علم کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ نصیحت فرمائی کہ ہر دم علم میں اضافہ کی دعا مانگتے رہیں۔

(طٰہٰ:115) اور یہ کہا کر کہ اے میرے ربّ! مجھے علم میں بڑھادے۔

علماء کی تعریف بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ (الفاطر:29) یقیناً اللہ کے بندوں میں سے اُس سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ خشیت ایسے رعب کو کہتے ہیں جو کسی کی عظمت کی وجہ سے دل میں قائم ہوجائے اور اس کا اثر انسان کے اعضاء و جوارح پر بھی قائم ہوجائے یعنی سر اور آنکھیں جھک جائیں۔ یعنی علم والے متکبر نہیں بلکہ متواضع ہوتے ہیں۔ ان آیات میں ظاہری اشیاء کے حقائق کا علم رکھنے پر اللہ کی عظمت کو علماء کہا گیا ہے جنہیں ایک اور جگہ اولوالالباب کہا گیا ہے یعنی عقل مند لوگ جو زمین و آسمان کی تخلیق اور دن رات کے ادلنے بدلنے پر غور کرنے کے ساتھ ساتھ ہر وقت اللہ کا ذکر بھی کرتے رہتے ہیں۔

علم حاصل کرنے کے ذرائع

قرآن کریم نے سمع، بصر اور قلب کو حصول علم کے ذرائع قرار دیا ہے۔ دوسرے مقامات پر قَلْب کی جگہ فُؤاد بھی کہا گیاہے ۔ اس میں علم بذریعہ حواس (Perceptual Knowledge) اور بذریعہ تصورات (Conceptual) دونوں آجاتے ہیں ۔

وَ لَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۫ وَ لَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۫ وَ لَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ (الاعراف:180) اور یقیناً ہم نے جہنم کے لئے جن و اِنس میں سے ایک بڑی تعداد کو پیدا کیا۔ ان کے دل ایسے ہیں جن سے وہ سمجھتے نہیں اور ان کی آنکھیں ایسی ہیں کہ جن سے وہ دیکھتے نہیں اور ان کے کان ایسے ہیں کہ جن سے وہ سنتے نہیں۔ یہ لوگ تو چوپاؤں کی طرح ہیں بلکہ یہ (ان سے بھی) زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں۔ یہی ہیں جو غافل لوگ ہیں۔ اس آیت میں قوت سماعت، قوت بصارت، اور قوت فہم کو بالترتیب حصول علم کے ذرائع قرار دیا گیا ہے۔ یہ نہایت منطقی ترتیب ہے کیونکہ سب سے پہلے انسان کسی نئی بات کے متعلق سنتا ہے۔ پھر اسے دیکھتا ہے اور پھر سمجھتا ہے۔

سفر کو بھی ذریعہ علم قرار دیا گیا ہے

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَ لٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ ؕ (الحج:47) پس کیا وہ زمین میں نہیں پھرے تا انہیں وہ دل ملتے جن سے وہ عقل سے کام لیتے یا ایسے کان نصیب ہوتے جن سے وہ سن سکتے۔ پس آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔

اَلرَّحْمٰنُ ۙ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ (الرحمٰن:2تا5) بے انتہا رحم کرنے والا اور بن مانگے دینے والا۔ اُس نے قرآن کی تعلیم دی۔ انسان کو پیدا کیا۔ اسے بیان سکھایا۔

الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ؕ (العلق:5تا6) جس نے قلم کے ذریعہ سکھایا۔ انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

ان آیات کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو اس طرح سکھایا جس طرح ایک استاد بچے کو تعلیم دیتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا نے انسان کے اندر ان باتوں کی صلاحیت رکھ دی۔ اسے ان کی استعداد عطا کردی جس سے انسان اس علم کو خود حاصل کرتا ہے۔

....

تبرکات ——— حضرت مولانا جلال الدین شمس

اپنے بچوں کے نام ”الفضل“ جاری کراؤ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی اور نصرانی اور مجوسی بنا لیتے ہیں۔

اس قول سے ہمیں یہ سبق دیا گیا ہے کہ والدین کی تربیت کا بچوں کی آئندہ زندگی پر بڑا اثر پڑتا ہے۔ پس مسلمانوں کو چاہئے وہ اپنی اولاد کی ایسے طور پر تربیت کریں۔ کہ جب وہ بڑے ہوں تو حقیقی مسلمان ہوں۔ اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ماؤں کے متعلق فرمایا ہے۔ اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ کہ جیسے ماں بچہ کی تربیت کرے گی ویسا ہی بچہ بڑا ہو کر کام کرے گا پس اگر وہ چاہتی ہیں کہ ان کے بچے جنت کے وارث ہوں۔ تو جنت ان کے قدموں کے نیچے ہے۔ انہیں چاہئے وہ اپنے بچوں کی ایسے طور پر تربیت کریں کہ وہ بڑے ہو کر جنتیوں والے اعمال بجا لائیں۔ تا جنت کے وارث ہوں۔

بنا بریں افراد جماعت احمدیہ پر واجب ہے کہ وہ اپنی اولاد کی احمدیت کے طریقہ پر تربیت کریں۔ تا ایسا نہ ہو کہ جب ان کے بچے سن رشد کو پہنچیں۔ تو وہ بھی دیگر مسلمانوں کی طرح سوائے احمدیت کے نام کے اور کچھ نہ جانتے ہوں۔ پس بچپن سے ہی انہیں احمدیت کے عقائد و اعمال سے واقف کرنا چاہئے۔

اس کے لئے میں ایک تجربہ شدہ طریق پیش کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جس قدر سلسلہ کے اخبارات و رسائل قادیان سے شائع ہوتے ہیں۔ والدین کو اپنی اولاد سے پڑھوا کر سننے چاہئیں۔ میرے والد صاحب کا یہی طریق تھا کہ جب میں ابتدائی مدرسہ کی تیسری جماعت میں پڑھتا تھا۔ اس وقت سے اخبار الحکم والبدر و رسالہ ریویو آف ریلیجنز و تشحیذالاذہان کے پرچوں میں سے جب کوئی پرچہ آتا تو آپ مجھ سے سنا کرتے تھے۔ اس طرح بچپن میں ہی مجھے بہت سی باتیں سلسلہ کے متعلق معلوم ہو گئیں اور اس کا نتیجہ یہ تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے حق میں کسی سے برا کلمہ سننا گوارا نہیں تھا۔

پس احمدی دوستوں کو چاہئے کہ وہ اپنے بچوں کو بچپن سے ہی سلسلہ کے اخبارات اور کتب کے مطالعہ کا شوق دلائیں اور بعض اوقات خود پڑھنے کی بجائے ان سے اپنے سامنے پڑھوایا کریں۔

(الفضل 19فروری 1929ء)

غلام مصباح بلوچ۔کینیڈا

حضرت مسیح موعودؑ کے ابتدائی اور مخلص صحابی حضرت قاضی حبیب اللہؓ آف شاہدرہ

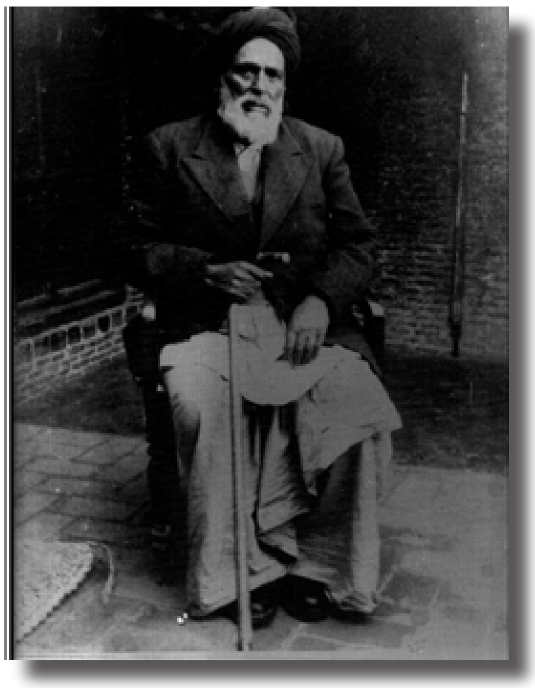

حضرت قاضی حبیب اللہ رضی اللہ عنہ ولد مکرم قاضی نتھا آف شاہدرہ اندازاً 1871ء میں پیدا ہوئے اور 1900ء میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے، اخبار الحکم میں آپؓ کی بیعت کا اندراج'' قاضی حبیب اللہ چھاؤنی میانمیر پلٹن نمبر 43'' موجود ہے۔

(الحکم 17،اکتوبر 1900ء)

حضرت مسیح موعودؑ سے عقیدت اور حسن ظن جلسہ اعظم مذاہب لاہور سے شروع ہوا جو دعا اور نیک خوابوں کے بعد قبول احمدیت پر منتج ہوا جس کے بعد رشتہ داروں نے بہت مخالفت کی یہاں تک آپ کا ٹرنک وغیرہ باہر پھینک کر گھر سے نکال دیا، آپؓ ایک دکان کرائے پر لے کر وہیں رہنے لگے۔ آپ کا رشتہ امرتسر میں ہوچکا تھا اُسے بھی ختم کرنے کی کوشش کی گئی لیکن بعض ہمدرد رشتہ داروں نے درمیان میں پڑ کر رخصتانہ کروا دیا، بعد میں سسرال والوں نے لڑکی کو لے جانا چاہا تو اُس نے باوجود احمدی نہ ہونے کے آپؓ کے ساتھ رہنے کا اعلان کیا اور جانے سے انکار کر دیا۔ 1902ء میں آپؓ حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو پوچھا کہ حضور آپ کے بعد کیا ہوگا؟ حضورؑ نے فرمایا: جو نبیوں کے بعد نبیوں کی جماعت کا حال ہوتا ہے، وہی ہوگا۔ یہ سلسلہ بڑھے گا، پھلے گا، پھولے گا اور ترقی کرے گا۔ 1903ء میں حضرت مسیح موعودؑکے سفر جہلم کے موقع پر لاہور قیام کے دوران آپؓ نے خواہش کرکے کہ میں حضورؑ کو رات نفل پڑھتے دیکھنا چاہتا ہوں، حضرت مسیح موعودؑکی چارپائی کے قریب سونے کا موقع پایا۔حضرت مسیح موعودؑکے آخری سفر لاہور کے موقع پر بھی حاضر ہونے اور حضورؑ کی باتیں سننے کا موقع پایا۔

(ملخص از الحکم 14۔اکتوبر 1936ء)

حضرت قاضی حبیب اللہؓ بہت مستجاب الدعوات بزرگ تھے، عمر بھر نماز تہجد باقاعدگی کے ساتھ ادا فرماتے رہے۔ تبلیغ کا بھی بہت شوق رکھتے تھے،ایک مرتبہ آپؓ نے قصور میں جماعتی جلسہ میں حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب ''چشمہ مسیحی'' بلند آواز سے پڑھ کر سنائی۔ (بدر 19،اپریل 1906ء صفحہ 7) تبلیغ کے لیے جماعتی اخبارات کی اشاعت میں بھی بھرپور حصہ لیتے، ایڈیٹر اخبار بدر ایک جگہ لکھتے ہیں: ''منشی حبیب اللہؓ میانمیر سے توسیع اشاعت البدر میں دوسرے بھائیوں سے پیچھے رہنا گوارا نہیں کرتے چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں: میں ہر اخبار البدر میں دیکھتا ہوں کہ فلاں بھائی نے ایک خریدار یا فلاں نے دو۔ آج میں بھی ایک خریدار آپ کو دیتا ہوں اور آگے کو امید کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ تعالیٰ اسی طرح کوشش فرماتا رہوں گا۔''

(بدر 8،اپریل 1904ء)

ایک مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے تبلیغ احمدیت کے لیے چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ شائع کرنے کی تحریک فرمائی تو حضرت قاضی حبیب اللہؓ نے بھی لاہور کے بعض دیگر احباب کے ساتھ مل کر اس میں بھرپور حصہ لیا، یہاں آپؓ کے نام کے ساتھ سوداگر کوئلہ لکڑی بیڈن روڈ لاہور لکھا ہے۔ اس ٹریکٹ کی خبر دیتے ہوئے اخبار الحکم لکھتا ہے: ''یہ ٹریکٹ کئی پہلوؤں سے قابل قدر ہے ..... میں اس سے ان بزرگوں کی اُس محبت کی خوشبو سونگھتا جو اِن کو حضرتؑ کے کلام سے ہے اور اس کی اشاعت کا جوش ان کے دل میں ہے۔''

(الحکم 28،اپریل 1913ء)

حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد خلافت کے ساتھ نہایت مخلص اور ہر طرح مطیع رہے۔ جون 1912ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے سفر لاہور کے موقع پر آپؓ نے حضورؓ کی خدمت میں چائے کی دعوت کی درخواست کی جسے قبول فرماتے ہوئے حضورؓ نے شام کی چائے آپؓ کے ہاں نوش فرمائی۔

(بدر 27،جون 1912ء)

بزرگان دین کا بھی احترام رکھتے تھے، 1946ء میں حضرت مفتی محمد صادقؓ بیمار ہوکر لاہور ہسپتال میں زیر علاج رہے، اس دوران جن احباب نے عیادت کرتے ہوئے اپنی خدمات پیش کیں اُن میں حضرت مفتیؓ صاحب نے'' قاضی حبیب اللہ اور ان کی صاحبزادیوں'' کا بھی شکریہ ادا کیا ہے۔

(الفضل 11مارچ 1946ء)

حضرت قاضی حبیب اللہؓ نے 4مارچ 1964ء کو بعمر قریباً 93 سال وفات پائی اور بوجہ موصی (وصیت نمبر 322) ہونے کے بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔

نماز میں اپنی زبان میں متضرعانہ دعا کر لیا کرو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

'' سو جب تم نماز پڑھو تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو کیونکہ اُن کی نماز اور اُن کا استغفار سب رسمیں ہیں جن کے ساتھ کوئی حقیقت نہیں لیکن تم جب نماز پڑھو تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے او ربجز بعض ادعیہ ماثورہ کے کہ وہ رسولؐ کا کلام ہے باقی اپنی تمام عام دعاؤں میں اپنی زبان میں ہی الفاظ متضرعانہ ادا کرلیا کرو تا ہو کہ تمہارے دلوں پر اُس عجز ونیاز کا کچھ اثر ہو۔ پنجگانہ نمازیں کیا چیز ہیں وہ تمہارے مختلف حالات کا فوٹو ہے''

(کشتی نوحؑ، روحانی خزائن جلد19صفحہ 69)

اطلاعات اعلانات

(لندن مانیٹرنگ ڈیسک)

سانحہ ارتحال

مکرم حکیم قدرت اللہ محمود چیمہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم محی الدین راجیکی ابن مکرم مصلح الدین راجیکی (دارالرحمت غربی ربوہ)بروز ہفتہ14دسمبر 2019ء کو بعمر 74سال وفات پاگئے ہیں۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔آپ حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صحابی حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے سب سے بڑے پوتے تھے آپ کی نماز جنازہ 15دسمبر کو 11 بجے دن احاطہ صدر انجمن میں مکرم بشارت احمد محمود نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھائی۔تدفین بہشتی مقبرہ طاہر آباد میں ہوئی۔بعد تدفین میجر ریٹائرڈ شاہد احمد سعدی نائب ناظر امور عامہ نے دعا کروائی۔قارئین سے مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں‌اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دےآمین

درخواست دعا

مکرم قدرت اللہ شاد دارالیمن وسطی سلام ربوہ، تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے تایا مکرم بشیر احمد برین ہیمرج کے حملے سے بے ہوش ہیں اور فیصل آباد عزیز فاطمہ ہسپتال میں داخل ہیں کامل شفایابی کے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔خداتعالیٰ معجزانہ شفا عطافرمائے۔

(آمین)

DAILY ALFAZL LONDON (Online Edition)
web: www.alfazlonline.org Twitter: @alfazlonline Face book:alfazlonline
Email: info@alfazlonline.org WhatsApp No. 00447493785065 00447951614020
اپنے مضامین،آرٹیکلز، نظمیں اور آراء ان میں سے ایک پر بھجوائیں
ANDROID APP ON Google Play

جھریوں سے نجات حاصل کریں

ذیل میں قدرتی اشیاء کے استعمال سے ایسے طریقے درج کئے جارہے ہیں جن کے استعمال سے جھریوں سے نجات حاصل ہوجاتی ہے۔

1۔مونگ پھلی کا تیل،سورج مکھی کا تیل اور عرق گلاب 2،2 کھانے کے چمچ اور صندل کا تیل 4 قطرے لیں پھر ان سب کو باہم ملا کر ایک بوتل میں محفوظ کرلیں اور روزانہ دس سے پندرہ منٹ اس آئل مکسچر سے چہرے کا مساج کریں اس کے ساتھ چہرہ دھونے کے لئے کسی ایسے صابن کا استعمال کریں جس میں گلیسرین شامل ہو ۔

2۔گلاب کے پھولوں کی پنکھڑیاں توڑ کر اور سکھا کر پیس لیں۔اب لیموں کا رس کریم والے دودھ میں چند قطرے ملا لیں اور اس میں سوکھے گلاب کا پاؤڈر بھی شامل کر لیں ۔20منٹ کے لئے چہرے پر اس مرکب کا لیپ کریں اور پھر تازہ پانی سے چہرہ دھولیں۔علاوہ ازیں کھیرے کے عرق میں بھی گلاب کا پاؤڈر ملاکر چہرے پر لیپ کیا جاسکتاہے۔

3۔روغن بادام،روغن زیتون اور خالص شہد حسب ضرورت لیں اور ان تینوں اشیاء کو آپس میں یکجا کر کے اس آمیزے کا فیس ماسک ہفتہ میں 2مرتبہ لگائیں۔ماسک لگانے کا طریقہ یہ ہے کہ 15سے20منٹ تک اس آمیزہ کو چہرے پر لگایا جائے اور پھر

نیم گرم پانی سے چہرے کو واش کرلیا جائے۔ہاتھوں کی جھریوں کو دور کرنے اور اس عمل کو ست کرنے کے لئے مندرجہ ذیل ترکیب بہت مفید دیکھی گئی ہے ۔

4۔ادھا کلو جو،ایک چمچ عرق گلاب،ایک چمچ خالص گلیسرین،آدھا سیر گرم پانی،ایمونیا ہاؤس ہولڈ ایک چائے کا چمچ،عرق لیموں ایک کھانے کا چمچ اور روغن بادام ایک چائے کا چمچ لیں۔جو رات بھر پانی میں بھگو کر رکھیں اور صبح کو پانی چھان لیں۔اب اس پانی میں تمام اشیاء ملا کر شیشی میں محفوظ کرلیں اور روزانہ رات سونے سے قبل اس لوشن کا ہاتھوں پر اچھی طرح مساج کرلیا کریں ۔

اس مفید پھل کا تعارف معلومات میں اضافہ کے لئے دیا جارہا ہے

جامن ایک صحت مند پھل ہے

جامن ایک معروف پھل ہے،جو موسم برسات میں ہی ہوتا ہے اور اسی موسم میں ختم ہو جاتا ہے۔جوں جوں موسم برسات کی بارشیں ہوتی ہیں،یہ پھل پک کر گرتا رہتا ہے۔یہ شمالی پاکستان سے جنوبی ہند تک عام پایا جاتا ہے۔جامن کا پھل اگر کچا ہوتو کسیلا ہوتا ہے۔جامن کی اقسام کے لحاظ سے گٹھلی چھوٹی اور بڑی ہوتی ہے۔جامن کی عام طور پر تین قسمیں ہوتی ہیں۔ایک چھوٹی ہوتی ہے،اسے جمبو کہتے ہیں ،اس میں گودا کم ہوتاہے۔دوسری عام قسم جس میں قدرے بڑی گٹھلی ہوتی ہے۔جامن کی تیسری قسم بڑی ہوتی ہےاللہ تعالیٰ نے انسان کو پھلوں اور سبزیوں کی صورت میں جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں،ان کی ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ اپنے موسمی تقاضوں کی آئینہ دار ہوتی ہیں۔

موسم برسات میں جسم میں تیزابیت بڑھ جاتی ہے، جس کے نتیجے میں سر بوجھل محسوس ہوتاہے۔پیٹ میں گرانی ہو جاتی ہے،جی متلاتا ہے اور قے آتی ہے ۔موسم برسات میں اکثر وبیشتر دیکھا گیا ہے کہ ذرا پیٹ بھر کر کھایا تو معدہ بوجھل ہو جاتا ہے، دست لگ جاتے ہیں اور ہاضمے کا نظام خراب ہو جاتا ہے۔برسات کے مختصر موسم میں پیدا ہونے والا پھل جامن نہ صرف بڑھی ہوئی تیزابیت کو ختم کرتا ہے،بلکہ ہاضمے کے نظام کی اصلاح بھی کرتا ہے۔

موسم برسات میں جامن کھانے والے تیزابیت کے نتیجے میں اور فساد خون سے جنم لینے والے پھوڑے پھنسیوں سے بھی محفوظ رہتے ہیں۔جامن کی بطور پھل غذا بخش اپنی جگہ،مگر یہ متعدد امراض میں دوا کا بھی کام دیتا ہے۔اس طرح ہم جامن کو ان پھلوں میں شمار کر سکتے ہیں،جو غذائی اور دوائی فوائد سے مالا مال ہیں۔جامن کھانے سے خون کا گاڑھا پن اور بڑھی ہوئی موسمی تیزابیت ختم ہو جاتی ہے۔

اسی وجہ سے یہ خون کے سرطان(کینسر)میں بھی فائدہ مند قرار دیا گیا ہے ۔جگر اور تلی کے ورم کو ختم کرتا ہے۔جامن میں فولاد بھی پایا جاتا ہے،اس طرح خون کی کمی والے لوگوں کے لئے یہ پھل بہت مفید ہے ۔جامن حیاتین ج(وٹامن سی)کا قدرتی خزانہ ہے ،اس لیے جن لوگوں کو حیاتین ج کی کمی کے نتیجے میں مسوڑوں سے خون آتا ہے ،وہ جامن کھانے کے ساتھ ساتھ اس کے پتوں سے بھی استفادہ کریں،کیونکہ جامن کے پتے اور درخت بھی کار آمد ہیں۔

(آن لائن)

تین چیزیں یاد رکھیں

*تین چیزیں ایک ہی جگہ پرورش پاتی ہیں ۔
پھول ، کانٹا ، خوشبو

*تین چیزیں ہر ایک کو ملتی ہیں ۔
خوشی ، غم ، موت

*تین چیزیں ہر ایک کی الگ الگ ہوتی ہیں ۔
صورت ، سیرت ، قسمت

*تین باتوں کو کبھی چھوٹا نہ سمجھو ۔
مرض ، قرض ، فرض

*تین چیزوں کو کبھی نہ ٹھکراؤ۔
دعوت ، تحفہ ،مشورہ

*تین چیزوں کو ہرکسی کو اپنانا چاہیے۔
صبر ، شکر ، رزق حلال

*تین باتوں کو ہمیشہ یاد رکھو ۔
نصیحت ، احسان ، موت

*تین چیزوں کو ہمیشہ پاک رکھو۔
جسم ، لباس ، خیالات

*تین چیزیں حاصل کرو۔
علم ، اخلاق، ہنر

*تین چیزوں سے پرہیز کرو ۔
غیبت، حسد ، چغل خوری

*تین چیزوں کو قابو میں رکھو۔
زبان ، غصہ ، نفس

*تین چیزوں کے لئے لڑو
وطن ، حق ، عزت

*تین چیزیں کبھی واپس نہیں آتیں۔
زندگی، جوانی ، وقت

*****